اداریہ

جنرل پرویز مشرف کا دورہ بھارت!

بھارتی وزیراعظم کی دعوت پر پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اگلے ماہ بھارت کا دورہ کرنے والے ہیں۔ دورے کا بنیادی مقصد پاک بھارت متنازعہ امور کو گفت وشنید سے حل کرنا ہے۔ اس میں کلیدی حیثیت مسئلہ کشمیر کو حاصل ہے۔ دونوں ملکوں میں کشیدگی کی اہم وجہ بھی تنازعہ کشمیر ہے۔

پچاس سال سے دونوں ملک اپنے قیمتی وسائل اس میں جھونک رہے ہیں اور اب گذشتہ گیارہ سال سے تو اس میں شدت آئی ہے۔ اور روزانہ کروڑوں روپے خرچ ہونے کے علاوہ لاتعداد نوجوان شہید ہوئے ہیں لیکن مسئلہ جوں کا توں ہے۔ اور مستقل قریب میں اس کے حل کی کوئی صورت نظر بھی نہیں آتی۔ مہذب قومیں متنازعہ مسائل کو حل کرنے کیلئے گفت وشنید کرتی ہیں اور نقصان اٹھائے بغیر بھی مسائل حل کر لیتی ہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ماضی میں بعض حکمرانوں نے یہ قدم بھی اٹھایا لیکن ہندو بنیئے کی باتوں میں آ کر کچھ ایسے فیصلے کئے جس سے مسئلے کا حل تو نہ نکلا بلکہ اس میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں۔ گذشتہ حکومت میں بھی بھارت کے وزیراعظم پاکستان کے دورے پر لاہور آئے تو اس میں دیگر امور کے علاوہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے تجاویز زیر بحث آئیں۔ اور عالمی سطح پر یہ باور کرایا گیا کہ عنقریب مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا۔ اس پر بعض سیاسی و دینی جماعتوں نے بڑا احتجاج بھی کیا حتیٰ کہ موجودہ چیف ایگزیکٹو اور ان کے رفقاء نے بھی برا منایا تھا اور اعلان لاہور کا مذاق اڑایا۔

لیکن تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے۔ ٹھیک ڈیڑھ دو سال بعد یہی جنرل بات چیت سے مسائل کو حل کرنے کیلئے بھارت کا دورہ کرنے پر آمادہ ہے۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ جنرل پرویز مشرف کا یہ دورہ تمام متنازعہ مسائل کو حل کرنے میں سنگ میل ثابت ہوگا اور بالخصوص کشمیر کے تنازعہ کو حل کرنے میں مدد معاون ثابت ہوگا۔ یہ بات تو اب ثابت ہو چکی ہے۔ کہ قوت سے کشمیر کو پاکستان کا حصہ بنانا ممکن نہیں ہے۔ اس پر مزید ملکی وسائل ضائع کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ اس کا واضح ثبوت کارگل کا مسئلہ ہے۔ جب پاکستانی آرمی نے ان چوٹیوں پر قبضہ کیا پوری عالمی برادری حتیٰ کہ اسلامی ممالک نے پاکستانی موقف کی حمایت نہیں کی۔ بلکہ انہیں مخلصانہ مشورہ دیا کہ وہ فوراً یہ علاقہ خالی کر دیں۔ اور بھاری جانی مالی نقصان اٹھا کر پاکستانی فوج واپس لوٹی۔ اس موقع پر مجاہدین کے قبضے کے جھوٹے دعوے بھی ہوتے رہے۔ اور محض اپنی اہمیت جتانے کیلئے غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈہ بھی کرتے رہے۔ حالانکہ حقیقت انہیں بھی معلوم تھی۔ اور پاکستانی عوام بھی ان کی حرکتوں سے آگاہ ہو چکے تھے۔

اب جبکہ متنازعہ سائل کو حل کرنے کیلئے دوبارہ گفتگو کا آغاز ہونے ولا ہے۔ یہ لوگ طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ اور کشمیر کو بزور شمشیر فتح کرنے کی بات کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا تو پھر گفت وشنید سے مسئلہ حل ہونے میں کیوں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں؟

اس لئے ہم ان تمام مہربانوں سے گذارش کریں گے کہ وہ متنازعہ مسائل کو حل کرنے میں مدد کریں تاکہ جلد از جلد یہ کشیدگی ختم ہو۔ اور پاکستان کے قیمتی وسائل ملک کی تعمیر و ترقی پر صرف ہو۔ اور یہ علاقہ امن کا گہوارہ بن سکے۔

علاوہ ازیں ہم جنرل پرویز مشرف کو بھی باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا معاہدہ نہ کریں جو ملک و قوم کے وقار کے خلاف ہو اور جس سے مسئلہ پہلے سے زیادہ الجھ جائے اور بہت بہتر ہوگا۔ کہ وہ تمام فریق کو اعتماد میں لیں اور ان کی تجاویز اور آرء کو بھی اہمیت دیں۔ تاکہ مسئلہ کا کوئی پائیدار حل تلاش کیا جا سکے۔

میلاد مروجہ کی شرعی حیثیت

تحریر:- مولانا سید عبدالشکور حفظہ اللہ

آنحضرت ﷺ جس عظیم الشان پیغام کو لے آئے، نیک دل اور حقیقت شناس لوگ سنتے اور دیکھتے ہی اسے تسلیم کرنے پر تیار ہو گئے۔

اور وہ لوگ بھی جن کے دل زنگ آلود تھے، پیغام کی سچائی اور آپ ﷺ کی پر اثر دعوت و حسن اخلاق کے پر تو سے صاف اور شفاف ہوتے گئے۔ شبہات و شکوک کی تو بہ تو ظلمتیں اور تاریکیاں رفتہ رفتہ چھٹتی چلی گئیں تا آنکہ تئیس سال بلکہ بیس سال کی مختصری مدت میں ایک کامل شریعت، ایک ابدی مذہب، ایک عملی جماعت، خدا پرستی، اخلاق، ایثار، دینداری و ایمان داری، تقویٰ اور سچائی کا ایک مجسمہ عہد یعنی ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا ہو گیا۔

اس حقیقت کو آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان الفاظ میں فرمایا:

"الا ان الزمان ستدار کھیئة یوم خلق السموٰت والارض۔" (بخاری و مسلم)

آگاہ رہو، اب زمانہ کا دور اس حالت پر آگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔

یعنی آسمان و زمین کا کارخانہ تخلیق حق پر قائم ہے یہاں جو چیز حقیقت اور واقفیت پر مبنی ہو گی اسے قرار اور دوام نصیب ہو گا چونکہ ہماری شریعت مبنی بر حق ہے اس لئے آسمان و زمین کی طرح قیامت تک قائم اور باقی رہے گی،

شیعہ حضرات کے بعد بدعت ساز گروہوں میں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت ان لوگوں کو حاصل ہے جو اپنے آپ کو حنفی (بریلوی) کہلاتے ہیں۔

کوئی طاقت نہ تو اسے ختم کر سکے گی اور نہ باطل۔

حجۃ الوداع کے مجمع عام میں درج ذیل آیت تکمیلی بشارت کی صورت میں نازل ہوئی۔

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔"

میں نے تمہارے لئے دین کو آج سے مکمل کر دیا۔ (اب اس میں کسی کمی اور زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں)

اور میں نے اپنی نعمت (نبوت) کو تم پر ختم کر دیا۔ اب آپ ﷺ کے بعد کسی کو خلعت نبوت سے نوازا نہیں جائے گا، اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔ (سورۃ مائدہ)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا دین کامل اور مکمل ہے، اس میں کمی یا زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں، اب جو شخص دین میں کوئی کمی یا زیادتی کرے، تو گویا اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر یقین نہیں اور دین محمدیؐ کو (نعوذ باللہ) ناقص اور غیر مکمل خیال کرتا ہے۔

ایسے لوگ باوجود کلمہ گو مسلمان ہونے کے قیامت کے روز سخت عذاب میں مبتلا ہونگے۔ نیز جام کوثر اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اپنی امت کی مہمانی کے لئے حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا اور ان میں کئی ایسے لوگ بھی آئیں گے جن کو میرے حوض سے ہٹا دیا جائیگا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے امتی لوگ ہیں۔ انہیں